روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد نمبر ۴۴-۷۹ نمبر ۹۹ جمعرات ۲۳ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ' ۵ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ' ۵ مئی ۱۹۹۴ء

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

ربوہ: ۴-مئی- محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ آنکھ کے آپریشن کے لئے چند یوم قبل راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں جہاں جمعرات کو اللہ نے چاہا تو آپ کی آنکھ کا آپریشن ہو گا۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کے آپریشن کی کامیابی اور جلد صحت کی بحالی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جس دن سے میں نے نصیبین کی طرف ایک جماعت کے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک شخص کوشش کرتا ہے کہ اس خدمت پر مامور کیا جائے اور دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا اور آرزو کرتا ہے کہ اس کی جگہ اگر اس کو بھیجا جائے۔ تو اس کی بڑی ہی خوش قسمتی ہے۔ بہت سے احباب نے اس سفر پر جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا' لیکن میں ان درخواستوں سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کو اس سفر کے واسطے منتخب کر چکا تھا اور مولوی قطب الدین اور میاں جمال دین کو ان کے ساتھ جانے کے واسطے تجویز کر لیا تھا۔ اس واسطے مجھے ان احباب کی درخواستوں کو رد کرنا پڑا۔ تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے بصد مشکل اور سچے اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پاک نیتوں کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا اور وہ اپنے اخلاص کے موافق اجر پائیں گے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۴)

ضروری ہے کہ ہر قول اور فعل میں اپنا محاسبہ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

جب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے تو چونکہ (اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے) اس لئے یہ ظلمت سے نکلنے لگتا ہے اور اس میں امتیازی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ظلمت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جہالت کی ظلمت ہے۔ پھر رسومات عادات۔ عدم استقلال کی ظلمت ہوتی ہے۔ جس جس قدر ظلمت میں پڑتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے۔ اور جس قدر قرب حاصل ہوتا۔ اسی قدر امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے۔

پس اگر کسی صحبت میں رہ کر ظلمت بڑھتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ قرب الٰہی کا موجب نہیں بلکہ بُعد حرمان کا باعث ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تو جس قدر انسان قریب ہو گا اسی قدر ظلمت سے رہائی اور نور سے حصہ ملتا جاوے گا۔ اسی لئے ضروری ہے کہ ہر فعل اور قول میں اپنا محاسبہ کرو۔ نیچے اور اوپر کے دو لفظ ہیں۔ جو سائنس والوں کی اصطلاح میں بھی بولے جاتے ہیں اور مذہب کی اصطلاح میں بھی ہیں۔ میں نے نیچے اور اوپر جانے والی چیزوں پر غور کی ہے۔ ڈول جوں جوں نیچے جاتا ہے اس کی قوت میں تیزی ہوتی جاتی ہے اور اسی طرح پتنگ جب اوپر جاتا ہے۔ پہلے اس کا اوپر چڑھانا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن آخر وہ بڑے زور سے اوپر چڑھتا ہے۔ یہی اصل ترقی اور تنزل کی جان ہے۔ یا صعود اور نزول کے اندر ہے۔ انسان جب بدی کی طرف جھکتا ہے تو اس کی رفتار بہت سست اور دھیمی ہوتی ہے لیکن پھر اس میں اس قدر ترقی کرتا ہے کہ خاتمہ جہنم میں ہوتا ہے یہ نزول ہے۔ اور جب نیکیوں میں ترقی کرنے لگتا اور قرب الٰہی اللہ کی راہ پر چلتا۔ ابتداءً مشکلات ہوتی ہیں۔ اور ظالم لنفسہ ہونا پڑتا ہے۔ مگر آخر جب وہ اس میدان میں چل نکلتا ہے تو

باقی صفحہ ۷ پر

ضروری اعلان

○ ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کر رکھے ہیں مگر چار دیواری وغیرہ بنوا کر اس پر باقاعدہ قبضہ نہیں کر رکھا تو وہ تمام احباب درج ذیل کوائف فوری طور پر سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ کو تحریری طور پر بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

۱۔ انہوں نے یہ پلاٹ کب اور کس سے خرید کیا تھا۔

۲۔ پلاٹ کس کالونی میں ہے۔ اس کا نمبر اور رقبہ کیا ہے۔

۳۔ پلاٹ کی باقاعدہ رجسٹری اور انتقال اگر ہو چکا ہے۔ تو رجسٹری کی تاریخ۔ رجسٹری کا نمبر۔ انتقال کی تاریخ اور انتقال کا نمبر کیا ہے۔

۴۔ پلاٹ کے قبضہ کے حصول میں کوئی دشواری یا تنازعہ ہو تو اس کی تفصیلات کیا ہیں۔

نوٹ:۔ مذکورہ کوائف تحریری طور پر بذریعہ ڈاک یا دستی بنام سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ بھجوائیں۔ اس کے علاوہ کوئی دستاویز ہمراہ نہ بھجوائیں۔ (سیکرٹری کمیٹی آبادی۔ ربوہ)

اعزاز

○ مکرم ذیشان احمد صاحب ولد مکرم ملک عبد الحئی صاحب حلقہ اسلام پورہ لاہور نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ ایس۔ سی (اپلائڈ جیالوجی) میں ۶۸۱/۸۰۰ نمبر حاصل کر کے چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ سپیشلائزیشن ان پیٹرولیم جیالوجی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم محمد صادق صاحب ابن مکرم چوہدری نظام الدین صاحب باب الابواب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸-۳-۹۴ کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام شاہد احمد تجویز ہوا ہے۔

نومولود مکرم محمد امتیاز خالد مربی سلسلہ خانیوال کا بھتیجا ہے اللہ تعالیٰ بچے کو صالح اور خادم دین بنائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۵۔ ہجرت ۱۳۷۳ ھش ۵۔ مئی ۱۹۹۴ء

قُربِ الٰہی اور تقویٰ

کون کس کے قریب ہے۔ یہ بات معلوم کرلینا تو کچھ مشکل نہیں جو کسی کے قریب ہوتا ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی مدد کی جائے دراصل قریب ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ فاصلے کے لحاظ سے قریب ہو بلکہ دل کے قریب ہو۔ اس سے محبت ہو۔ اور جو دل کے قریب ہوتا ہے اور جس سے پیار ہوتا ہے اس کی مدد کرنے کو خوامخواہ دل چاہتا ہے۔

جو خدا تعالیٰ کے قریب ہیں۔ یا اس کے مقرب ہیں ان کی علامت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ ان کی پشت پناہی کرتا ہے۔ انہیں غیروں کے حملوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلکہ ان کے دشمنوں سے ان کی طرف سے ہو کر لڑتا ہے۔ اس سے زیادہ انسان کو کیا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرے۔ ان کا ساتھ دے۔ انہیں دشمنوں کے حملوں سے بچائے' اور ہر موقع پر ان کی کامیابی کے سامان پیدا فرمائے

لیکن مقربِ الٰہی ہوتا کون ہے۔ انسان از خود دعویٰ کرنے لگے تو اس کا ثبوت اس کے پاس ہونا چاہئے۔ یہ بات تو بالکل ظاہر و باہر ہے کہ دو دوستوں کی دوستی کی اولین شرط یہ ہوتی ہے کہ ان کی طبیعت ایک جیسی ہو۔ ان کے میلانات ایک جیسے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا دوست یا اس کا مقرب ہونے کے لئے بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے ہم آہنگی پیدا کی جائے اگر ایسا نہ ہو تو خدا تعالیٰ کسی کو دوست ہی کیوں بنائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات سے ہم آہنگی تقاضا کرتی ہے کہ انسان متقی ہو۔ یعنی خدا کی رضا کے مطابق کام کرنے کو پسند کرے اور اس کی رضا کے خلاف جانے کو ناپسند کرے۔ ایسا ہو تو خدا اس سے محبت کرے گا۔ اسے اپنے قریب کرے گا۔ بالفاظ دیگر مقربِ الٰہی کے لئے متقی ہونا لازمی شرط ہے۔

ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے کہ ہم کس قدر خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کام کرکے خوش ہوتے ہیں اور خدانخواستہ خدا کی رضا کے خلاف کوئی بات سرزد ہو جائے تو ہمیں کتنا قلق ہوتا ہے۔

اگر ہم ایسا کر سکیں تو ہم اس بات کا بھی اندازہ لگا سکیں گے کہ ہمارے تقویٰ کی کیا حالت ہے اور ہم کتنے مقربِ الٰہی ہو گئے ہیں۔

جس ملک میں رشوت کا ہو بازار بہت گرم
ہو جاتا ہے انصاف کا ہر گوشہ وہاں نرم
یوں دفتر و بازار میں رہتی ہے عموماً
آنے کو عدالت میں بھی آجاتی ہے بے شرم

ابوالاقبال

اُن سے ملنا میرے احوال کی تقدیر تو تھی
اُس مُلاقات میں کچھ اُن کی بھی تدبیر تو تھی

پھر کسی یاد کی آغوش میں دِن ڈوب گیا
پھر کسی خواب نے دیکھی کوئی تصویر تو تھی

بُجھ گیا دل کہ جو تھا شمع شبستانِ وفا
اس خرابی میں مگر اپنی بھی تقصیر تو تھی

ہم سفر! سُست رہے دشتِ وفا میں ہم بھی
تیرے پاؤں میں بھی لیکن کوئی زنجیر تو تھی

اُس کی آواز تو صحراؤں میں گونج اُٹھی ہے
دُور اُس پار اُفق پر کوئی تحریر تو تھی

غالب احمد

کوئی بنگلہ کار ملے نہ ہم کو کوئی قالین ملے
مولا سائیں! ٹی وی ملے اور ٹی وی بھی رنگین ملے

سنتے ہیں روزانہ آتا ہے وہ درشن دینے کو
جی بھر کے ہم دیکھیں اسکو' آنکھوں کو تسکین ملے

خواہش ایک کھلنڈرا بچہ' جیسا بھی ہے سچا ہے
دنیا مانگے تو مت دینا مولا! اس کو دین ملے

یا پھر ہمت دے کہ اُڑ کر اُس کے پاس پہنچ جاؤں
ملیں پَر پرواز بھی اور پھر جذبۂ شاہین ملے

قادرِ مطلق کے گھر قُدسی کسی بھی شئے کی کمی نہیں
مانگ خدا سے سب کچھ لیکن ساتھ یہ کہہ' آمین' ملے

عبدالکریم قدسی

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اب میں آپ کے سامنے مثالیں رکھتا ہوں کہ کس طرح یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی طور پر صلاحیتیں عطا کیا گیا ہے اور نہایت ہی اعلیٰ طریق پر ان مضامین کو ہم سے روشناس کراتا ہے جبکہ کسی اور سائنس دان کو میں نے اس حکمت اور عقل اور گہرائی کے ساتھ ایسی فلمیں بناتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک مضمون ہے آپس میں جانور ایک دوسرے سے کس طرح اپنے مطالب بیان کرتے ہیں۔ کس طرح ایک دوسرے سے رابطے پیدا کرتے ہیں۔ اس ضمن میں اس نے مختلف ذرائع کو خصوصیت سے اختیار کیا اور پھر ایک ذریعے سے تعلق رکھنے والے مختلف جانوروں کی مثالیں پیش کرکے یہ مضمون کھول کر سامنے رکھا۔ اس وقت صاف دکھائی دینے لگتا ہے کہ ایک حیرت انگیز خلاق عظیم ہے جس نے باقاعدہ ایک نظام کے تابع یہ حیرت انگیز کائنات پیدا فرمائی ہے۔ یہ اتفاقات کا حادثہ نہیں ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر روشنی کے ذریعے جانور ایک دوسرے سے رابطے پیدا کرتے ہیں۔ وہ دکھاتا ہے کہ کس طرح جگنو جو چمکتے ہیں' ہم لوگ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں بچے بھی اس سے کھیلتے ہیں اور دلچسپی لیتے ہیں کہ اتفاقاً" اس کے اندر روشنی کا کوئی مادہ پیدا ہو گیا ہے جو خود بخود جلتا بجھتا رہتا ہے اور یہی اس کا مقصد ہے لیکن قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب وہ غور کرتے ہیں تو بے اختیار ان کے دل سے یہ بات نکلتی ہے کہ (-) اسے خدا! تو نے یہ چیزیں باطل اور بے مقصد پیدا نہیں فرمائیں تو یہی بات کہ "باطل نہیں پیدا فرمائی" یہاں تک تو دنیا کے سائنس دان پہنچنے لگے ہیں۔ خدا کرے اس سے اگلا قدم بھی اٹھالیں اور (-) (تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا) تک بھی پہنچ جائیں اور ذکر الٰہی میں بھی مشغول ہو جائیں ہو سکتا ہے کہ کچھ ہوں بھی لیکن اکثریت بدنصیبی سے اس سے محروم ہے۔ تو روشنیوں سے جو پیغام رسانی کی جاتی ہے اس کے متعلق اس نے مختلف ملکوں میں مختلف موسموں میں جگنوؤں کا پیچھا کیا اور ان کی فلمیں بنائیں اور پھر ان کے پیغامات پر غور کرکے ان کو سمجھا' اس حد تک ان کو سمجھا کہ سائنسی لحاظ سے پھر وہ ثابت بھی کر سکتا ہے کہ جو نتیجہ میں نکال رہا ہوں یہ درست ہے۔ جہاں تک پیغامات کا تعلق ہے ان سائنس دانوں کی نظر صرف یہاں تک پہنچتی ہے کہ نر کا پیغام مادہ کو کس طرح پہنچتا ہے۔ مادہ کا پیغام نر کو کس طرح پہنچتا ہے لیکن David Attenborough کچھ آگے بھی قدم بڑھا چکا ہے اور یہ باتیں کہنے کے بعد جو عام طور پر سائنس دان کہتے ہیں کچھ مثالیں ایسی بھی پیش کرتا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اتنی سی بات نہیں ہے اور بھی بہت سی باتیں ہیں اور بھی بہت کچھ یہ ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں اور ان کی روشنیوں کی باقاعدہ ایک زبان ہے۔ چنانچہ جگنوؤں کی پیروی میں وہ ملائشیا بھی گیا اور وہاں اس نے ایسے ایسے عظیم مناظر دیکھے جن کو دیکھ کر انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ایک بہت بڑے درخت پر لکھوکھا جگنو بھی ہو سکتے ہیں۔ اتنے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پتے پتے پر ایک جگنو ہے اور وہ سارے کے سارے ایک ہم آہنگی کے ساتھ جس طرح تال پر سر چلتے ہیں اس طرح ایک نغمگی کے ساتھ اکٹھے بجھتے ہیں اور اکٹھے جلتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں جیسے ایک دل دھڑک رہا ہو جیسے نبض چلتی ہو اس طرح وہ سارے ایک دم جلتے ہیں اور ایک دم بجھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ عجیب بات ہے کہ ہم نے امریکہ میں بھی دیکھے وہاں اکیلے اکیلے جگنو چمکتے بجھتے دیکھے لیکن یہ خدا کی عجیب کائنات ہے کہ ان سب نے ایک دوسرے سے ہم آہنگی سیکھ لی ہے اور پھر اس نے مزید جب ان پر غور کیا تو اس نے یہ بات معلوم کی کہ نر جب چمکنے کے ذریعہ مادہ کو پیغام بھیجتا ہے اگر مادہ اس کا جواب دینا چاہے اور اپنی طرف بلانا چاہے تو یونہی اتفاقاً" ایک طبعی ردعمل کے طور پر وہ نہیں چمکے گی بلکہ بعینہ ۲ سیکنڈ انتظار کے بعد آدھے سیکنڈ کے لئے چمکے گی جس کا مطلب یہ ہے کہ ہاں میں تیار ہوں تم سے تعلق قائم کرنے کے لئے میری طرف آجاؤ۔ چنانچہ اس نے روشنی سے یعنی ٹارچ کے ذریعے یہ کرکے دکھایا۔ جب جگنو چمکے تو اس کے پورے دو سیکنڈ کے بعد اس نے ہاتھ پر تھوڑی سی ٹارچ روشن کی اور آدھا سیکنڈ صرف روشن کی اور اڑتے ہوئے جگنو وہاں پہنچ گیا لیکن یہ جو اتنی سی بات اس نے حاصل کی ہے اس کے لئے سالہا سال کی محنت اس کو کرنا پڑی ہوگی غور کرنا پڑا ہوگا اور ایک چھوٹا سا علم اس کو حاصل ہوا جس کو اس نے سائنسی طور پر ثابت بھی کر دیا۔

مجھے یاد ہے جب میں ایک دفعہ بنگلہ دیش گیا تو خیال تھا' سندر بن میں نئی نئی جماعتیں قائم ہو رہی تھیں کہ سندر بن بھی جانا چاہئے۔ یہی نظارہ میں نے پہلی مرتبہ سندر بن میں دیکھا تھا اور مجھے علم نہیں تھا کہ ملائیشیا میں بھی ایسا ہوتا ہوگا اور آج تک مجھے اس کی کیفیت یاد تو ہے لیکن ناقابل بیان ہے۔ جب آپ خود یہ نظارہ دیکھیں کہ دور تک میل ہا میل تک سارے درخت جگنوؤں سے بھرے ہوئے ہیں اور سارے بیک وقت بجھتے اور بیک وقت جلتے ہیں اور انسانی روشنیوں کا کوئی کھیل اس سے زیادہ دل کو متاثر نہیں کر سکتا لیکن ملائیشیا کا تو مجھے علم نہیں مگر بنگلہ دیش میں سندر بن میں ایک مزید بات اور بھی تھی کہ وہ۔ ان کا نام مجھے یاد نہیں...... جھینگر قسم کی چیزیں ہیں جو درختوں کے اوپر آوازیں نکالتی ہیں' خاص قسم کی کرچ کرچ کی سی آوازیں بھی نکالا کرتی ہیں لیکن جو بنگلہ دیش میں آوازیں تھیں وہ گھنٹیوں سے مشابہ تھیں اور بعد میں مجھے علم ہوا کہ ایک ایسا Insect حشرات الارض میں سے ایک قسم ایسی ہے جس کا نام ہی انہوں نے گھنٹی والا رکھا ہوا ہے۔ تو یوں لگتا تھا گھنٹی بجی ہے۔ ادھر روشنیاں یک دفعہ جلتی اور یک دفعہ بجھتی تھیں ادھر یہ گھنٹیاں یک دفعہ چلتی اور یک دفعہ ختم ہو جاتی تھیں اور ان کی ٹن ٹن ٹن ٹن کی آواز اس رات کے وقت ایک حیرت انگیز اثر پیدا کرنے والا تجربہ تھا جس پر غور کرتا رہا اور حیران تھا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے مختلف جگہوں میں کیا کیا حسن پھیلا رکھا ہے اور اپنے کیسے کیسے جلوے دکھاتا ہے اور اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ باہر سے دنیا آتی ہے دیکھتی ہے نہیں دیکھتی' ان لوگوں کو بھی کچھ سمجھ آتی ہے کہ نہیں آتی مگر وہ سارے جگنو ایک دم کیوں جلتے تھے اور ایک دم کیوں بجھتے تھے۔ اگر مادہ کی تلاش تھی تو عام طور پر جانوروں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ مادہ کے لئے الگ ہو کر باقیوں سے بچ کر ایسے اشارے دیتے ہیں تاکہ ان کے دوسرے رقیب نہ پہنچ جائیں مگر وہاں یہ نظارہ نہیں تھا۔ David Attenborough کی فلم میں جب میں نے دیکھا تو مجھے وہ یاد آگیا۔

یہ تسبیح کا ایک طریق ہے۔ دنیا میں ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے۔ کچھ آوازوں کے ذریعے' کچھ روشنی کے ذریعے کچھ سجدہ ریز ہو کر' کچھ لہکتے ہوئے' ہزارہا مخلوقات کی قسمیں یا ان گنت کہنا چاہئے اور ہزارہا تسبیح کی قسمیں یا ان گنت کہنا چاہئے دنیا میں موجود ہیں لیکن ہم غافل آنکھوں سے ان کو دیکھ کر گزر جاتے ہیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارے خالق نے کیسی کیسی حسین چیزیں تخلیق فرما رکھی ہیں۔

روشنیوں کے سلسلے میں مجھے یاد ہے وہاں ہی رات کے وقت کشتی میں سفر کا موقعہ ملا تو ایسی مچھلیاں ہمارے ساتھ ساتھ دوڑتی تھیں جو چاندی کی طرح چمک رہی تھیں اور پہلی مرتبہ مجھے یہ اتفاق ہوا تھا کہ ایسی مچھلی دیکھوں جو چاندی کی طرح چمکتی ہے۔ یوں لگتا تھا کہ باقاعدہ چاندی کی بنی ہوئی مچھلیاں ہیں جو ساتھ ساتھ کوندے مار رہی ہیں اور سطح کے قریب آکر کشتی کی پیروی کرتی تھیں۔

David Attenborough نے فلم میں نہ صرف فضا میں چمکنے والے حشرات الارض کی تصویریں کھینچی ہیں' صرف جگنوؤں کی نہیں مختلف قسم کی بلکہ زمین پر چلنے والوں کی بھی کھینچی ہیں اور سمندر میں ڈوبے ہوؤں کی بھی کھینچی ہیں اور وہ بتاتا ہے کہ نہ جو اس حیرت انگیز جلوہ آرائی سے خالی ہے نہ خشکی پر چلنے والے جانور اس سے خالی ہیں نہ سمندر کے اندر بسنے والے اس سے خالی ہیں۔ چنانچہ سمندر میں جب وہ جا کر دکھاتا ہے تو سطح کے قریب رہنے والی مچھلیاں اور مختلف قسم کے جانور رات کے وقت ایک دوسرے سے روشنیوں کے ذریعے باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور بہت ہی خوبصورت نظارے پیدا ہوتے ہیں لیکن سب سے زیادہ حیرت انگیز چیز جو David Attenborough نے بھی محسوس کی اور ہر دیکھنے والا محسوس کرتا ہے وہ یہ ہے کہ سمندر کی تہہ میں اتنی گہرائی پر جہاں سمندر کے پانی کا بوجھ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ فضا کے اندر جو بوجھ ہے جس میں ہم زندگی بسر کرتے ہیں اس سے ۵۰ گنا سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے یعنی اتنا بوجھ ہے کہ اگر ایک انسان بغیر کسی مشینی سہارے کے بغیر خاص قسم کے خود پہنے ہوئے نیچے چلا جائے تو اس بوجھ سے پچک کر اس طرح چپٹ کے وہ پھیل جائے اور بکھر جائے جس طرح اس کے اوپر کئی ٹن وزن ڈال دیا جائے شاید اس سے بھی زیادہ وزن ہو کیونکہ نیچے جا کر

باقی صفحہ ۴ پر

حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے

اعمال کا اجر نیت سے ملتا ہے

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پاتا ہے۔

تشریح: یہ لطیف حدیث انسانی اعمال کے فلسفہ پر ایک اصولی روشنی ڈالتی ہے۔ ظاہر ہے کہ بظاہر نیک نظر آنے والے اعمال بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض کام محض عادت کے طور پر کیے جاتے ہیں اور بعض کام دوسروں کی نقل میں کئے جاتے ہیں اور بعض کام ریا اور دکھاوے کے طور پر کئے جاتے ہیں لیکن آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ سب کام خدا کے ترازو میں بالکل بے وزن اور بے سود ہیں اور صحیح عمل وہی ہے جو دل کے سچے ارادہ اور نیت کے خلوص کے ساتھ کیا جائے۔ اور یہ وہ عمل ہے جو خدا کی طرف سے حقیقی جزا پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ حق یہ کہ جب تک انسان کا دل اور اس کی زبان اور اس کے جوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی عمل کے بجالانے میں برابر کے شریک نہ ہوں۔ وہ عمل کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ دل میں سچی نیت ہو۔ زبان سے اس نیت کی تصدیق ہو اور ہاتھ پاؤں اس نیت کے عملی گواہ ہوں۔ تو تب جا کر ایک عمل قبولیت کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کے دل میں سچی نیت نہیں تو وہ منافق ہے۔ اگر اس کی زبان پر اس کی نیت کی تصدیق نہیں تو وہ بزدل ہے اور اگر اس کے ہاتھ پاؤں اس کی بیان کردہ نیت کے مطابق نہیں تو بد عمل ہے۔ پس سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت شامل ہو۔ پاک نیت سے انسان اپنے بظاہر دنیوی اعمال کو بھی اعلیٰ درجہ کے دینی اعمال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک خاوند اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے کہ میرے خدا کا یہ منشاء ہے کہ میں اپنی بیوی کا خرچ مہیا کروں اور اس کے آرام کا خیال رکھوں تو اس کا یہ فعل بھی خدا کے حضور ایک نیکی شمار ہو گا۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا میں لاکھوں انسان صرف اس لئے نماز پڑھتے ہیں کہ انہیں بچپن سے نماز کی عادت پڑ چکی ہے اور لاکھوں انسان صرف اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ ان کے ارد گرد لوگ روزہ دار ہوتے ہیں اور لاکھوں انسان صرف اس لئے حج کرتے ہیں کہ تا لوگوں میں ان کا نام حاجی مشہور ہو اور وہ نیک سمجھے جائیں اور ان کے کاروبار میں ترقی ہو۔ یہ حدیث ایسے تمام اعمال کو باطل قرار دیتی ہے اور ایک باطل عمل خواہ وہ ظاہر میں کتنا ہی نیک نظر آئے خدا کے حضور کوئی اجر نہیں پا سکتا۔ لاریب سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت ہو اور عمل کا اجر بھی نیت کے مطابق ہی ملتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۳

۵۰ گنا فضائی وزن سے زیادہ وزن ہو جاتا ہے۔ وہاں David Attenborough یہ تمہید قائم کرتا ہے کہ میں جب خاص قسم کی کشتی میں بیٹھ کر کیمرے وغیرہ لے کر نیچے گیا تو اول تو انسان یہ بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ اتنے حیرت انگیز دباؤ کے نیچے کوئی زندگی پل سکتی ہے لیکن مزید حیرت اس بات پر ہے کہ وہاں روشنی کا کوئی اشارہ بھی نہیں پہنچتا۔ کوئی نور کی ایک اچٹتی ہوئی کرن بھی وہاں داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ اوپر کی سطح کا پانی اس کو جذب کر لیتا ہے اور مکمل تاریکی کا اگر کہیں کوئی تصور ہے تو وہ نیچے ہے۔ کلیتہ بالکل ایک تاریک دنیا ہے۔ کہتا ہے اور وہ فلم دکھاتا ہے کہ جب ہم وہاں نیچے پہنچے تو وہاں ہمیں ایسی حیرت انگیز مچھلیاں دکھائی دیں، ہر قسم کے مختلف جانور چلتے پھرتے دکھائی دیئے جن کا آپس میں گفتگو کا ذریعہ روشنی تھا۔ پس اس انتہائی اندھیرے میں بھی خدا نے مخلوق کو روشنی کے ذریعے ایک دوسرے سے گفتگو کرنے کا سلیقہ سکھایا ہوا ہے اور ملکہ عطا کر رکھا ہے اور وہ اعضاء عطا کر دیئے ہیں جن کا بنانا آج کے سائنس دان کے اختیار میں بھی نہیں کہ اس طرح اس کو بنا کر جانوروں کے اندر وہ رکھ دے اور وہ ایسے حیرت انگیز طریق پر کار فرما ہوں کہ اس کو سمجھنا بھی انسان کے لئے ایک امر محال ہے یعنی اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتا۔ وہ جو ٹارچیں خدا نے نیچے بنا رکھی ہوئی ہیں مختلف قسم کی مچھلیوں کے لئے وہ ہمارے بلب جس طرح بٹنوں کے ساتھ تعل[illegible] کھتے ہیں۔ مرضی سے جلائے بجھا[illegible] جا سکتے ہیں اسی طرح وہ روشنیاں جانوروں کی مرضی پر ہیں۔ از خود طبعی طور پر نہیں جلتیں بلکہ جانوروں کی مرضی ہے۔ جب چاہیں روشن کر لیں جب چاہیں بجھا دیں اور اتنے خوبصورت رنگ ہیں کہ بعض مچھلیاں جب اپنے سارے رنگ اکٹھے ظاہر کرتی ہیں تو کوئی آگ کا کھیل جو آپ نے دنیا میں دیکھا ہو گا اس کا مقابلہ نہیں کرتا۔ حد سے زیادہ خوبصورت مناظر پیدا ہوتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ اتنا مکمل اختیار ان کو دے دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے ایک طرف کے آدھے جسم کو روشن کریں، اگر چاہیں تو دوسری طرف کے آدھے جسم کو روشن کریں۔ چنانچہ دوستوں کا وہ جوڑا جو یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ ہم دوستی کر کے اکٹھے پھر رہے ہیں ان کی تصویر اس نے اس طرح لی ہوئی ہے کہ ان کا وہ پہلو جو ایک دوسرے کی طرف ہے وہ خوبصورت اور چمک رہا ہے اور دوسرا پہلو بالکل تاریک ہے اور اگر ان کا رخ بدل دیں تو جو ایک دوسرے کے سامنے پہلو آئے گا وہ روشن ہو جائے گا اور جو دوسری طرف چلا جائے گا وہ بجھ جائے گا اور ان کے اندر مختلف شکلوں میں چھوٹے سے قمقمے سے بھی لگے ہوئے ہیں جب چاہیں وہ ان کو روشن کر لیں تو روشنیوں کے ذریعے گفت و شنید کا ایک نظام خدا تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہے اور وہ صرف مذکر اور مونث یا نر اور مادہ کے درمیان گفت و شنید کا ذریعہ نہیں بلکہ وہ ایک دوسرے کو مختلف حالتوں میں مختلف کیفیات بتانے کے لئے روشنیوں کے ذریعے پیغام بھیجتے ہیں لیکن ابھی پوری طرح ان کے حالات کو انسان سمجھ نہیں سکا۔ اول تو یہ کہ بہت مشکل کام ہے دوسرا یہ کہ سائنس دانوں کا دماغ جب ایک طرف چل پڑے تو عادت پڑ جاتی ہے کہ ہر بات کا وہی نتیجہ نکالتے ہیں۔ اتنی سی بات سمجھ آگئی کہ مرد اور عورت میں آپس میں تعلق ہوتا ہے تو ہر اشارے کا یہ مطلب نکالنے لگ جاتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ کی کائنات وسیع ہے (-) وہ تو خدا کی کسی چیز کے ایک چھوٹے سے پہلو کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر جس کی خدا توفیق بخشے جتنا چاہے ان کو علم عطا فرما دیتا ہے تو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو ہمیں یہ بتایا کہ اگر اولوا الالباب ہو تو تم کائنات میں خدا تعالیٰ کی تخلیق پر غور کیا کرو۔ فرمایا اولوا الالباب یہی کرتے ہیں... صاحب علم و عقل غور کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کائنات کیسے بنائی ہے۔ کیا کیا نظام اس میں رکھے ہوئے ہیں۔ کس طرح خدا تعالیٰ کی صفات اس کائنات میں جلوہ گری کرتی ہیں اور جب وہ یہ دیکھتے ہیں تو اس سے ذکر الٰہی پیدا ہوتا ہے اور یہی عقل کی تعریف ہے نہ اکیلا ذکر الٰہی کوئی معنی رکھتا ہے جس میں عقل شامل نہ ہو۔ آنکھیں بند کر کے آپ کسی کی تعریف کرتے رہیں آپ کو پتہ ہی نہ ہو کہ تعریف کس چیز کی کر رہے ہیں تو اس کو ذکر کہنا ہی حماقت ہے اور چیز دیکھ رہے ہیں مگر تعریف پیدا نہیں ہو رہی، صاحب حمد کی طرف ذہن نہیں جا رہا، یہ بھی ایک اندھا پن ہے تو عقل کی نشانی یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں میں امتزاج ہو جائے۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اور پھر خدا تعالیٰ کی عجیب شان آپ کو دنیا میں ہر جگہ پھیلی ہوئی دکھائی دے گی جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا ہے (-) کہ دیکھو سارے آسمان یعنی سات آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اسیؑ کی تعریف کر رہے ہیں اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمد اور تسبیح میں مصروف نہ ہو مگر تم سمجھتے نہیں ہو۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۲۳ تا ۲۹)

والدین، سیکرٹریان وقف نو، قائدین خدام الاحمدیہ، صدران لجنہ اماء اللہ توجہ فرمائیں

○ اپریل ۱۹۸۷ء میں پیدا ہونے والے واقفین و واقفاتِ نو اب سات سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں امراء کرام اور متعلقہ تنظیموں کو سرکلر بھی کیا جا چکا ہے کہ (۱) اب آپ انہیں "اطفال الاحمدیہ) اور "ناصرات الاحمدیہ" کی تنظیموں میں شامل کریں۔

(۲) حدیث کے مطابق اس عمر کو پہنچنے والے بچوں کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا شروع کر دیں۔

(وکالت وقف نو)

دو چیزوں کو انسان پسند نہیں کرتا وہ موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ فتنے میں ملوث ہونے سے موت بہتر ہے وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ کمی مال حساب کو ہلکا اور آسان کر دیتی ہے۔

کھیل اور کھلاڑی

میاں محمد ابراہیم

آسٹریلیشیا کپ

اس ہفتہ کے عالمی کرکٹ کی پاکستان کے حوالہ سے سب سے اہم اور خوش کن خبر آسٹریلیشیا کپ منعقدہ شارجہ میں پاکستان کی اپنے روائتی حریف۔ بھارت کے خلاف جیت ہے۔ اس کی تفصیلات بیان کرنے سے پہلے دنیائے کرکٹ کے ایک عالمی ریکارڈ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ویسٹ انڈیز کے برائن لارا نے ٹیسٹ کرکٹ میں۔ ویسٹ انڈیز کے ہی ایک سابق کرکٹر گیری سوبرز کا پاکستان کے خلاف قائم کیا ہوا ۱۹۵۸ء کا ۳۶۵ رنز کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ اور لارا نے ۳۷۵ رنز بنا کر ایک نیا ریکارڈ بنا لیا ہے۔ چنانچہ لارا جب انگلستان سے اس ہفتہ پورٹ آف سپین واپس پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور ویسٹ انڈیز کے پرائم منسٹر اور ان کی کابینہ کے متعدد وزراء۔ ہوائی اڈہ پر ہزارہا شائقین سمیت اس موقع پر موجود تھے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے پرائم منسٹر نے اعلان کیا کہ برائن لارا کے نام سے شہر کی ایک نئی سڑک کو منسوب کیا جائے گا۔ لارا کے لئے ایک مکان خریدا جائے گا اور اس کی والدہ کو ملکی ایئر لائنز پر مفت سفر کرنے کی سہولت مہیا کی جائے گی۔

پاکستان نے شارجہ کے صحرائی میدان میں جمعہ کے روز جو معرکہ سر کیا۔ وہ پاک ہند جنگ کے روائتی' جذبہ سے بیس ہزار تماشیوں نے جوش و خروش سے دیکھا۔ اس سے پہلے پاکستان کی شارجہ میں بھارت کے خلاف میچ جیتنے کی شرح ۳-۱۱ تھی۔ چھ اقوام کا یہ بین الاقوامی ٹورنامنٹ جیت کر پاکستانی ٹیم نے اپنے ہم وطنوں کو بے حد مسرور اور محظوظ کر دیا۔ ملک بھر میں لکھوکھا پاکستانیوں نے ٹیلی ویژن پر یہ میچ دیکھا۔ شارجہ کے اس ٹورنامنٹ میں عامر سہیل نے مین آف دی سیریز اور فائنل کے مین آف میچ قرار پانے کا اعزاز پایا۔ پاکستان ٹیم کے سلیم ملک کپتان تھے اور ہندوستانی ٹیم کے محمد اظہر الدین جو حیدر آباد دکن سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان کے باقاعدہ فاسٹ بولرز۔ وسیم اکرم اور وقار یونس ہیں۔ لیکن وقار یونس بیماری کی وجہ سے ٹورنامنٹ میں شامل نہ ہوسکے اسی طرح بھارت کے کپل دیو بھی کسی وجہ سے شارجہ نہ گئے۔ حالانکہ وہ انڈیا کے فاسٹ بولرز میں روح رواں کا درجہ رکھتے ہیں۔

انڈیا کا زیادہ انحصار سپن بولرز پر ہے جو خاصے مشاق اور تجربہ کار ہیں۔ اسی طرح بیٹنگ کے اعتبار سے انفرادی طور پر دیکھا جائے۔ تو ان کا ٹینڈولکار۔ ویسٹ انڈیز کے لارا کی طرح ابھرتا ستارہ ہے۔ اس کی تیز رفتار اور پر اعتماد بیٹنگ واقعتہ" قابل تحسین ہے۔ ایک وقت پاکستان کا خیال تھا کہ انضمام ٹینڈولکار کا توڑ ہے۔ لیکن انضمام کی بیٹنگ میں تسلسل اور استقلال نہیں۔ اور اکثر اوقات اس کی ذات سے پاکستان کی جو توقعات وابستہ ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں۔ یہی حال سلیم ملک کا ہے۔ رن ریٹ کو بڑھانے یا شاید اپنے طبعی جارحانہ انداز کے ہاتھوں مجبور۔ وہ ضرورت سے زیادہ تیز رنز بنانے کے جذبہ سے متاثر میدان میں اترتے ہی بزن کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جلد آؤٹ ہو جاتے ہیں۔

جمعہ والے فائنل میچ میں پاکستان کی طرف سے زیادہ سکور کرنے والے عامر سہیل۔ سعید انور اور باسط علی تھے اور بھارت کی طرف سے سدھو کامبلی اور بیداد۔ پاکستان کی نسبت بھارت بالعموم فیلڈنگ میں زیادہ "جان ماری" کرتا ہے لیکن ہر مبصر اس سلسلہ میں اس حقیقت کو لازما" تسلیم کرے گا کہ بحیثیت مجموعی اس ٹورنامنٹ میں پاکستان کی فیلڈنگ نسبتاً بہتر رہی ویسے فیلڈنگ بالعموم بھارت کی بہتر ہوتی ہے۔ مزید برآں اب کے بھارت کو یقین تھا کہ وہ فائنل جیت لیں گے۔ اسی لئے کپتان اظہر الدین نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ بھارت۔ پاکستان کے خلاف ہی فائنل میں اترے۔ اظہر کی یہ آرزو تو پوری ہو گئی۔ لیکن کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں میں ایک دوسرے سے کھیلنا ابھی تک میدان جنگ میں اترنے کے مترادف ہے۔ اظہر بیچارہ تو ویسے بھی عقیدہ کے لحاظ سے تن تنہا ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ اس کے ہم وطن کہیں اس کو کپتانی کے عہدہ سے سبکدوش نہ کر دیں۔ بھارت عام طور پر آخر میں کھیلنے کو ترجیح دیتا ہے اور پہلے مد مقابل کو۔ ٹاس جیت کر۔ کھیلنے کی دعوت دیتا ہے۔ اب کے بھی ایسا ہی ہوا۔ کیونکہ اس طرح ہدف سامنے ہوتا ہے اور اس کو Chase کرنا مقصود ہوتا ہے اور تھا۔ لیکن میچ کا نتیجہ پاکستان کے حق میں نکلا۔

بشیر احمد شاہد

ہمارا حسین معاشرہ

معاشرہ میں حُسنِ اخلاق پیدا کرنے کے لئے بہت سی چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ان کو اپنائے بغیر ہمارا معاشرہ کبھی بھی سنور نہیں سکتا۔ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ہمارے معاشرہ کی تمام تر رونقیں اور خوشیاں کن سے وابستہ ہیں۔

ہمیں اس دنیا میں رہنے کے لئے ایک بے ضرر اور دل کش ماحول کی بے حد ضرورت ہے۔ اگر یہ نصیب نہیں ہو گا۔ تو ہمارا سکون برباد ہو جائے گا۔ اور ہماری نسلیں تباہی کے گڑھوں میں گر کر نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور پھر ہمارا اس دنیا میں آنا اور نہ آنا بے معنی اور بے مقصد ہو جائے گا۔

دنیا کی تمام ترقی یافتہ اور بیدار قومیں اپنے اجتماعی رہن سہن کے نتیجہ میں۔ ایک جذبہ حب الوطنی کی لگن سے اور اپنے افراد کی فلاح و بہبود کے لئے نمایاں کام کرنے سے ہی دنیا میں کوئی مقام حاصل کرتی ہیں۔ اور جب اس عروج پر پہنچتی ہیں تو پھر خود بخود صف اول کی قوموں کے معاشرہ میں نکھار پیدا ہو جاتا ہے۔

اپنے معاشرہ کے سنوارنے کے لیے بہت کچھ کرنا چاہئے۔ لیکن سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے معصوم بچوں کے ذہنوں میں بچپن ہی سے اچھے اخلاق اور اچھے کردار اس طرح سجادیں کہ ان کے ذہنوں میں برائی نام کی کوئی چیز پروان نہ چڑھنے پائے۔ بلکہ ان کے ذہن روشنیوں کے ایسے مینار بن جائیں جو حقیقت میں اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ قدروں کو اجاگر کرنے والے ہوں۔

اگر دیکھا جائے تو ہمارے معاشرہ میں یہ معصوم بچے ایسی نازک کلیاں اور وہ خوبصورت پھول ہیں جن سے ساری دنیا کی رونقیں وابستہ ہیں۔ لیکن قدرت کی یہ ساری رونقیں ہمیں اسی وقت خوبصورت اور حسین دکھائی دیں گی جب وہ معاشرہ میں چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہو کر چمکنے لگیں گی۔ اور یہی اس کائنات کے وجود میں آنے کا مقصد ہے۔

اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنے ان پھول سے نونہالوں کی تربیت پر سب سے زیادہ توجہ دیں کیونکہ یہ وہی غنچے ہیں جنہیں اپنے گلشن ہستی میں اپنے اعلیٰ کردار سے اپنی خوشبوؤں کو بکھیرنا ہے۔ مگر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ تو سنئے! وہ اس طرح کہ جیسے ہی وہ دنیا کے نشیب و فراز سے واقف ہونے کے لئے کچھ شعور حاصل کرنے کے قابل ہوں تو فوراً انہیں اپنے دین کے متعلق روشناس کرایا جائے اور بتایا جائے کہ ہمارا دین ہمیں کن باتوں سے روکتا ہے اور کن نیک راہوں پر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات ہی وہ پیاری ہستی ہے جو ہم سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہے۔ اور جو بھی اس سے سچا تعلق جوڑتا ہے وہ ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ "وہ بہت ہی پیارا خزانہ ہے جو لینے کے لائق ہے" جسے ہمیں ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہئے۔

پھر ان معصوم غنچوں کو (جو دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انمول تحفہ ہے) اپنے آباؤ اجداد سے ضرور متعارف کروایا جائے۔ کہ وہ ہمارے بزرگ کون تھے اور ان کے نیک کاموں کو ہم کس طرح آگے بڑھا کر ان کے نام روشن کرسکتے ہیں۔

اپنے ان پیارے نونہالوں کو خدا شناس راہوں پر چلانے کے لئے احسن طریق سے اور خوبصورت انداز میں اپنے بزرگان دین کا ذکر کر کے اور ان کے نیک کاموں کو اجاگر کر کے ان کے دلوں میں ان کی محبت اور وابستگی کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان کے اسوہ حسنہ اور نیک نمونوں کو اپنانے سے ہی دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ تو بے اختیار دلوں میں ایک روحانی انقلاب آجائے گا۔ اور خود بخود ایک اعلیٰ اور پاک معاشرہ تشکیل پا جائے گا۔

سچ تو یہ ہے کہ دنیا کے زہر آلود اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ہمیں ہر برائی کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہو گا۔ آپس کی نفرتوں اور کدورتوں کو یکسر بدل کر محبتوں اور پیار کی فضا قائم کرنا ہو گی۔ دوسروں کے غم بانٹنے کے لئے اپنے سکھ کو قربان کرنا ہو گا۔ کیونکہ محبت اور اخوت اور ہمدردی سے ہی اس متمدن دنیا کا انسان ایک اچھے معاشرہ کی تشکیل کر سکتا ہے۔ بلکہ تجدید محبت سے ہی آج کا انسان ایک دوسرے کے قریب ہو سکتا ہے۔ اور زمانہ کی بدامنی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اگر دنیا میں امن کی فضا پیدا نہیں ہو گی تو معاشرے بگڑتے رہیں گے اور

باقی صفحہ ۷ پر

یادرفتگان

عطاء الغفار راشد

صوفی چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کاٹھگڑھی

پیارے دادا جان ۱۹- فروری ۱۹۱۲ء کو ہندوستان کے ایک گاؤں کاٹھ گڑھ (ضلع ہوشیارپور) میں پیدا ہوئے۔

آپ چوہدری عبدالسلام خاں صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحبزادے تھے۔

آپ اپنے خاندان سمیت ۱۹۴۷ء میں پاکستان نقل مکانی کر کے آئے۔ اور مختلف جگہوں پر قیام کرتے کراتے آخر کار ککی نو (ضلع جھنگ) میں آکر آباد ہوگئے۔ جہاں پہلے سے ہی کاٹھ گڑھ کے دوسرے احمدی اور غیراحمدی خاندان آباد تھے۔ اس طرح یہاں احمدیوں کی مخلص اور خاصی بھاری جماعت بن گئی۔

جب خاکسار نے ہوش سنبھالا تو آپ کو دین کے کاموں میں ہی مشغول پایا۔ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرتے۔ جب میں چھوٹا سا تھا تو میری انگلی پکڑ کے مجھے ساتھ لے جاتے۔ اس طرح سب سے بڑا پوتا ہونے کی نسبت سے زیادہ پیار 'شفقت اور رہنمائی مجھے ہی ملی۔

جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے۔ تنظیمی لحاظ سے ککی نو کی جماعت کے لئے آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ کافی عرصہ تک بطور صدر جماعت اور سیکرٹری مال خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حال ہی میں ککی نو میں قائم ہونے والے "احمدیہ مشن ہاؤس" کی تعمیر میں آپ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ ککی نو کی جماعت کے پاس مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے خاطر خواہ فنڈ نہ تھا۔ دادا جان نے خود اپنی دلچسپی سے احمدی احباب کو خطوط لکھے جو کہ غیر ممالک میں مقیم تھے' خدا کے فضل سے شاید ہی کوئی ایسا فرد ہو کہ جس کو دادا جان کا خط گیا ہو اور اس نے حسب توفیق مشن ہاؤس کے لئے عطیہ نہ دیا ہو۔ یہ سب کچھ ہوا تو محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے لیکن آپ کا ہر کسی سے اچھا برتاؤ' اعلیٰ اخلاق اور نمونہ تھا کہ کوئی بھی انکار نہ کر سکا۔ اس طرح تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر ہی معقول رقم جمع ہوگئی۔

سلسلہ سے آپ کی محبت بے مثال تھی' یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ سلسلہ کی محبت میں ہی جیتے اور اس کی محبت میں مرتے تھے۔ مجھے ایک چھوٹا سا واقعہ یاد ہے ایک دفعہ دادا جان بہت بیمار تھے یہ حال تھا کہ اٹھ کر وضو بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اسی اثناء میں چچا جان نماز ادا کر کے آئے تو انہوں نے جماعت کی ترقی کے کچھ واقعات دادا جان کو سنائے جن کا ذکر بیت الذکر میں ہوا تھا یہ واقعات سن کر دادا جان بہت خوش ہوئے اور ساری بیماری جاتی رہی اور خدا کے فضل سے خود اٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کی۔ خاکسار نے اکثر دیکھا کہ بیماری میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات اور جماعتی ترقی کے واقعات دادا جان کے لئے دوا کا کام دیتے اور شفا کا موجب بن جاتے۔

آپ کا اخلاق 'اور احمدی اور غیراز جماعت گھرانوں سے تعلقات نہایت اچھے تھے۔ آپ کے جاننے والوں میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے آپ سے شکوہ کیا ہو۔ غرضیکہ کسی کو بھی آپ سے تکلیف نہیں پہنچی۔ اگر کوئی دوسرا آدمی کسی مسئلے پر کوئی سخت بات آپ کو کہہ بھی دیتا تو آپ خاموشی سے سن لیتے اور کوئی جواب نہ دیتے۔ اس لئے آپ انتہائی شریف النفس اور با اخلاق انسان تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کے بارے میں آپ کو معلوم ہی نہ ہو۔ صرف دین کے کاموں میں ہی حصہ لیتے۔ دنیاوی کاموں میں آپ انتہائی حد تک سادہ مزاج تھے۔

خدا کے فضل سے اپنی زندگی میں ہی وصیت کا تمام کام مکمل کر لیا۔ آخری دنوں میں آپ کے بھتیجے رانا منور احمد صاحب جو کہ دفتر بہشتی مقبرہ میں ملازم ہیں جب دادا جان سے ملنے آئے تو ان سے وصیت کے بارے میں پوچھا کہ کیا تمام کام مکمل تو ہے نا۔

اپنے قریبی عزیزوں اور پوتے پوتیوں سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ خاص کر سب سے زیادہ پیار تو مجھے ہی ملا۔ دن رات میری کامیابی کے لئے دعا مانگتے۔ تعلیمی میدان میں خاکسار کی کامیابی دادا جان کی شب و روز دعاؤں ہی کی مرہون منت ہے۔

جب میں ککی نو دادا جان اور دادی جان کو ملنے جاتا اور کچھ دن وہاں رہتا اور جب واپس آنا ہوتا تو روانگی کے وقت دادا جان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔ کہتے کہ بچوں کے آنے سے رونق ہو جاتی ہے اب میں پیچھے اکیلا بیٹھا رہوں گا۔ غرضیکہ ہم سب پوتے پوتیوں سے بے مثال محبت کرتے تھے۔ ہم ان کی بے پایاں شفقت اور محبت کو کبھی بھول نہیں سکتے اپنے آخری دنوں میں بھی ہمیں بار بار نماز پڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔

آپ کو کوئی بیماری نہ تھی فقط کمزوری تھی۔ ۱۵- نومبر ۱۹۹۳ء کو آپ کے بھائی مکرم چوہدری عطاء الرحمان خاں صاحب ایک حادثے میں وفات پا گئے۔ اسی غم کو دادا جان نے دل کو لگا لیا اور پھر آہستہ آہستہ کمزوری بڑھتی ہی گئی۔ ۶- فروری ۱۹۹۴ء بروز اتوار کو آپ مشیت الٰہی سے اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ ۷- فروری کو مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ خدا سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆☆

لبنان میں عراقی مشن

عراق نے لبنان میں اپنا مشن بند کر دیا

بیروت۔ ایک عراقی منحرف کی ہلاکت کا الزام لگنے کے بعد عراق نے بیروت میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا ہے۔ حکومت لبنان نے عراق پر یہ الزام لگایا تھا کہ اس ہلاکت کی ذمہ داری عراق پر عائد ہوتی ہے۔ ایئرپورٹ پولیس نے عراقی سفارت خانے کے دو افراد کو گرفتار کیا جن پر اس عراقی کی ہلاکت کا الزام ہے۔ اس کے نتیجے میں دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ دونوں گرفتار شدگان ان لوگوں میں شامل ہیں جن پر بیروت کی حکومت ۱۲- اپریل کو ہونے والے طالب السہیل کے قتل کے الزام میں مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی دو سفارتی اہلکار گرفتار شدہ ہیں۔ ایئرپورٹ پر گرفتاری کے بعد باقی تین سفارت کاروں کو جن میں چارج ڈی افیئرز اوادہ فخری اور اتاشی سلام مخول اور سمیر حسین شامل تھے 'جانے کی اجازت دے دی گئی۔ پولیس نے ملک بدر کئے جانے والے سفارت کاروں کی تصاویر لینے کی اجازت نہیں دی۔

ایک افسر نے بتایا ہے کہ اب سفارت خانہ بند ہے۔ عینی نے بتایا ہے کہ عراقی عملے کی واپسی کے بعد بھی چار منزلہ سفارت خانے پر عراقی پرچم لہرا رہا ہے۔ قریباً ایک درجن پولیس والے بلڈنگ کی حفاظت پر مامور ہیں۔

لبنان کی شام نواز حکومت نے عراق سے سفارتی تعلقات توڑنے کا اعلان کیا تھا اور قتل کے الزام میں دو سفارت کاروں کی گرفتاری کے بعد عراقی عملے کو ملک چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔

حکومت لبنان نے دعویٰ کیا ہے کہ دو کمرشل اور ثقافتی اتاشی خالد خلاف اور محمد خاتم نے قتل میں حصہ لینے کے جرم کا اقرار کر لیا ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ یہ دونوں انٹیلی جنس افسران تھے جن کو بغداد سے ایسی ہدایات موصول ہوئی تھیں۔

(ڈان- ۲۲- اپریل ۱۹۹۴ء)

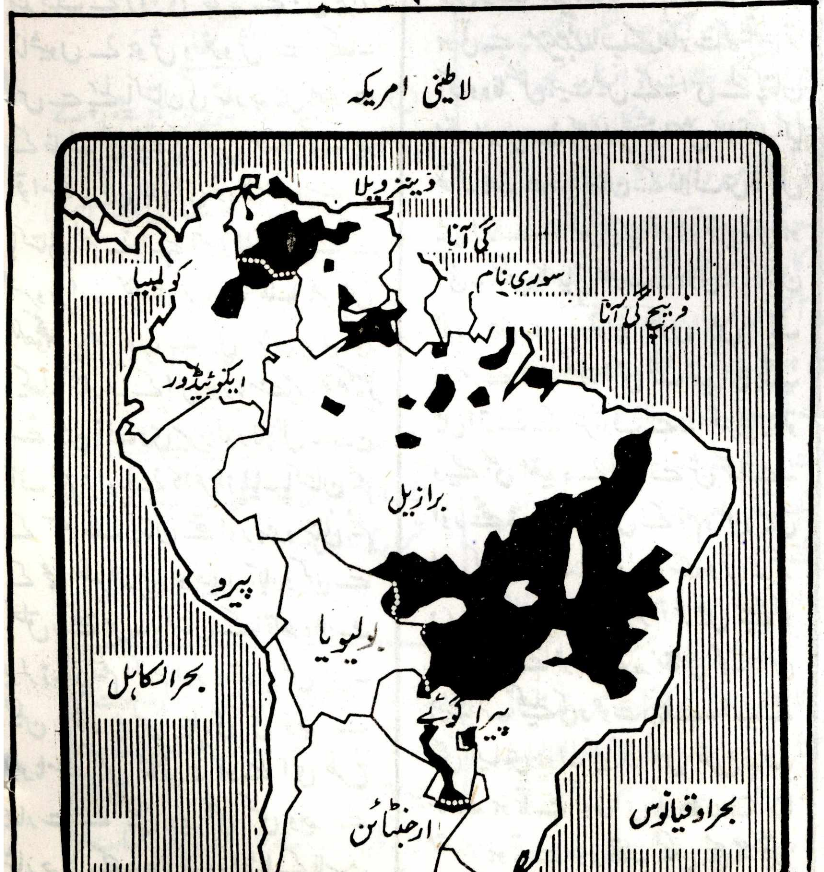

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب اسلام آباد ۴/۶-G/9 سابق مینجر احمدیہ آئل ملز یوگنڈا کے دو بیٹوں عزیزان خالد محمود صاحب اور طارق محمود صاحب کے نکاحوں کے اعلانات بالترتیب عزیزہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد آف پشاور کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے پر اور عزیزہ شازیہ خاں صاحبہ بنت مکرم ممتاز احمد خاں صاحب کے ساتھ مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر پر مورخہ ۳ فروری ۹۴ء بروز جمعرات مکرم و محترم مرزا مقصود احمد صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے فرمائے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان رشتوں کے جملہ خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اٹھوال ساکن احمد آباد سانگرہ کا نکاح مکرمہ رفعت ناز قمر صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب اٹھوال ساکن احمد آباد سانگرہ کے ہمراہ مکرم حکیم نذیر احمد صاحب رہان مربی سلسلہ نے مورخہ ۹۴-۴-۲۹ بعد نماز جمعہ بیت نذیر فاطمہ احمد آباد (سانگرہ) میں مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔
احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں مبارک احمد صاحب ابن مکرم میاں نذیر الحق صاحب ساکن لاہور کا نکاح عزیزہ مکرمہ منصورہ صائمہ صاحبہ بنت مکرم منصور جاوید صاحب ساکن لاہور سے بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۹۴ء مکرم ڈاکٹر عبدالشکور میاں صاحب نے بیت الحمد سمن آباد لاہور میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

کامیابی

○ عزیزہ راشدہ نسرین لکھتی ہیں۔
میرے بھائی شاہد محمود ابن محمود احمد خالد شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین نے آٹھویں جماعت کے بورڈ کے امتحان میں ۸۵۰ میں سے ۸۱۳ نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اول اور بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ شاہد محمود نے نرسری سے لے کر آٹھویں جماعت تک اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب۔ مربی سلسلہ ضلع قصور کے ماموں میاں محمد شریف صاحب مورخہ ۳۰- اپریل ۹۴ء کو بعمر ۹۴ سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ بیت المہدی میں نماز عصر کے بعد جنازہ پڑھا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم وسیع الدین احمد صاحب تربیلا کالونی (ہزارہ) کی والدہ محترمہ انصر بیگم قریشی صاحبہ قادیان میں مورخہ ۹۴-۱/۴ کو وفات پا گئیں۔ اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ قریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۹۴-۴-۲۷ بوقت چھ بجے شام ربوہ میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ آپ کی عمر قریباً ۷۵ سال تھی اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم سید علی احمد صاحب اور محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ ناروے میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔
اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱

اس کی قوتوں میں پرزور ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ اس قدر صعود کرتا ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اس اصل پر غور کرتے ہیں اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں یا تنزل کی طرف وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔
(از خطبہ عید جنوری ۱۹۰۳ء)

بقیہ صفحہ ۵

دوریاں بڑھتی رہیں گی۔ اور امن کے چراغ گل ہوتے رہیں گے۔
آیئے آج ہم دنیا کے ایک حسین معاشرہ کے لئے، سب سے پہلے اپنے وطن عزیز میں اپنے اعلیٰ اخلاق و کردار سے، اپنے اجتماعی افہام و تفہیم سے، باہمی اعتماد اور عزم و استحکام سے، اور سب سے بڑھ کر سچے خلوص سے اس کے لئے جدوجہد اور کوشش کر کے ایک خدانما اور پیارا معاشرہ قائم کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اور خدا کرے کہ پاکستان کے نام سے مشابہت رکھنے والا ایک خوبصورت اور حسین معاشرہ جلد وجود میں آ سکے۔ (اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق دے کہ ہم اسے عملی جامہ پہنا سکیں)۔

حسن کارکردگی ناظمین
اضلاع مجلس انصار اللہ
پاکستان

○ سال ۱۹۹۳ء میں ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حقدار قرار پائے ہیں۔ ان کے نام حضرت صاحب کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ جو حضرت صاحب نے منظور فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(۱) نظامت ضلع اسلام آباد اول۔ ناظم ضلع مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب

(۲) نظامت ضلع لاہور دوم۔ ناظم ضلع مکرم طاہر احمد صاحب ملک

(۳) نظامت ضلع چکوال سوم۔ ناظم ضلع ملک عبدالعزیز صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
DIGESTINE
ڈائی جسٹین
قیمت /15 روپے
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز-ربوہ

مسل نمبر ۶۷۲۶۴ میں زاہدہ پروین زوجہ شاہد احمد طور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی ساکن شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰۰ روپے ۲- زیور طلائی ساڑھے آٹھ تولہ مالیتی ۳۴۰۰۰ روپے ۳- پلاٹ واقع شکور پارک ربوہ برقبہ دس مرلہ مالیتی ۸۰۰۰۰ روپے ۴- پرائز بانڈ مالیتی ۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ زاہدہ پروین زوجہ شاہد احمد طور شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر ۱ محمد شریف وصیت نمبر ۱۶۰۹۱ گواہ شد نمبر ۲ سید خلیل احمد وصیت نمبر ۲۶۲۶۱۔

مسل نمبر ۶۷۷۲۹۴ میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری صالح محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسیوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- حق مہر ۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سکینہ بی بی زوجہ چوہدری صالح محمد ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ گواہ نمبر ۱ چوہدری صالح محمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ عبدالحفیظ طاہر موسے والا ضلع سیالکوٹ۔

خبریں

ربوہ ۴-مئی 1994ء
موسم بدستور ہے۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ الطاف حسین حکومت کو انتہائی اقدام لینے پر مجبور نہ کریں۔ کراچی منی پاکستان ہے یہاں سندھی بلوچی پٹھان سبھی رہتے ہیں کراچی بین الاقوامی شہر ہے۔ یہاں ہم لسانی فسادات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ویسے بھی لسانیت اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سندھ میں فوج کو آئین کی دفعہ ۲۴۵ کے تحت اختیارات دینے کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

○ کراچی اور سکھر میں ایم کیو ایم کے دہشت گردوں اور فورسز کے مقابلوں میں ۷ دہشت گرد ہلاک ہو گئے اور ۱۲ شہری بھی جاں بحق ہو گئے۔ کراچی میں ۵۰ سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ ان میں ایک میجر اور دو فوجی بھی شامل ہیں۔ کئی گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ سکھر میں تیسرے روز بھی ہڑتال رہی۔

○ بنگلہ دیش میں ۲۵۰- کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والے سمندری طوفان نے ۱۰۰۰- افراد کی جان لے لی۔ اور لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے۔ کاکس بازار کے جنوب میں ۲۰ ہزار بری پناہ گزین باشندے زیادہ متاثر ہوئے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ سندھ میں فسادات کا منصوبہ بھارت نے بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف عدالت میں آئیں اور اپنا دفاع کریں مقدمات بہر حال واپس نہیں لئے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ شہریوں کو ان کے ہر قسم کے نقصان کا معاوضہ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کر دیں گے اور امن قائم کر کے ہی دم لیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر بے نظیر اگلے سال حکومت چھوڑنے کا "قول" پورا کریں تو ہم تحریک نہیں چلائیں گے۔ لیکن مجھے یہ سال بھی پورا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔ چھ ماہ میں ہی معیشت بدحال ہو چکی ہے۔ جمہوریت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ منہگائی آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ کرپشن کے ریکارڈ ٹوٹ چکے ہیں انہوں نے کہا کہ ملک اس حکومت کا بوجھ مزید چند ماہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

○ جنوبی افریقہ میں نیلسن منڈیلا نے انتخابی جنگ جیت لی ہے۔ اے۔ این۔ سی نے ۶۲ فی صد ووٹ لئے ہیں۔ اور اس طرح گوروں کی بالا دستی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ دس مئی کو مسٹر منڈیلا جنوبی افریقہ کے نئے صدر کے طور پر حلف اٹھائیں گے۔ صدر کلارک نے اپنی شکست تسلیم کر لی ہے ملک کے مختلف شہروں میں مسٹر منڈیلا کی فتح کا جشن منایا جا رہا ہے۔

○ قلعہ دیدار سنگھ میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے جلسہ کے بعد آتش زدگی سے جلسہ گاہ میں آگ لگ گئی۔ سٹیج جل کر تباہ ہو گیا اور لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ بے نظیر کی آمد پر زبردست آتش بازی کا مظاہرہ کیا گیا۔ وزیر اعظم واپس روانہ ہوئیں تو جلتی ہوئی ہوائی شامیانے پر آ گری جس نے پنڈال کو جلا ڈالا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملک وال میں ایک بڑے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم کشمیریوں کی امداد جاری رکھیں گے۔ ان کا یوم آزادی اب زیادہ دور نہیں۔ انہوں نے کہا گندم کی قیمت میں اضافہ زمینداروں کے ساتھ اظہار یک جہتی ہے اپوزیشن کو چاہئے کہ ۱۹۹۳ء کے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات میں دئے گئے عوام کے فیصلے کو فراخ دلی سے قبول کرے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ سکینڈلز کے حمام میں "دونوں" ننگے ہیں۔ کمیٹیاں ان کو بے نقاب نہیں کر سکتیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے پریس کی آزادی کے عالمی دن پر پیغام دیتے ہوئے کہا حکومت نے اخبار نویسوں کی ہٹ لسٹیں تیار کر لی ہیں۔ پریس ایڈوائس پھر سے شروع ہو گئی ہے۔ ٹیلی وژن کو ڈس انفارمیشن کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اخبار نویسوں کو ملازمتوں سے نکلوایا جا رہا ہے۔ اور حکومت آزاد اخبارات کے خلاف سرکاری اشتہارات ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔

○ صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن قوم کے وسیع تر مفاد میں مذاکرات کریں۔ جس کے لئے میں ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہوں انہوں نے کہا حکومت کی کامیاب خارجہ پالیسی کے باعث اب پاکستان دنیا میں الگ تھلگ نہیں رہا عالم اسلام کا اتحاد وقت کا اہم تقاضا ہے۔

○ نواب شاہ اور بوبچیری کے درمیان تیز گام پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ ڈرائیور نے گاڑی کو تیزی سے بحفاظت نکال لیا۔ مسافروں میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔ لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

○ کراچی کی صورت حال کے پیش نظر فوج کو طلب کر لیا گیا ہے۔ اور انہیں کسی صورت حال سے نمٹنے کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کے ایک رکن سندھ اسمبلی سمیت ایم کیو ایم کے کارکنوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ ایم۔ کیو۔ ایم پر حالیہ مظالم نے حکومت کے جمہوریت پسند ہونے کی قلعی کھول دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سازش کے تحت حکومت مہاجرین کو ہر میدان میں کچلنا چاہتی ہے۔ مگر پہلے کی طرح اب بھی ایم کیو ایم ہتھیار نہیں ڈالے گی۔ حکومت زیادہ دن نہیں چل سکتی۔

○ سندھ کے وزیر منصوبہ بندی نثار کھوڑو اور وزیر صحت شمیم احمد نے الزام عائد کیا ہے کہ ایم کیو ایم نواز شریف کی سرپرستی میں سندھ میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کر کے علیحدگی پسندی کے عزائم کی تکمیل چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف کی حمایت میں دہلی میں جلوس نکل رہے ہیں اور "پاکستانی فوج کراچی سے نکل جائے" کے نعرے لگائے جا رہے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ "آدھا تمہارا اور آدھا ہمارا" کا نعرہ لگانے والوں کی زبانیں کاٹ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ مشکل مرحلہ سے گذر رہا ہے استحصالی عناصر بھائیوں کو لڑانے کی سازش کر رہے ہیں۔

○ جمعہ کو جنوبی افریقہ کی نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ہو گا جس میں نئے صدر کا چناؤ کیا جائے گا۔

○ اے این پی کے سربراہ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سندھ کی تقسیم نہیں امن و خوشحالی چاہتی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں کپواڑہ میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ۱۵- بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ پاکستان نے امریکہ کو ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کی یقین دہانی کرا دی ہے۔ ایف سولہ طیاروں کی فراہمی کو ایٹمی تنصیبات کے معائنہ سے مشروط نہ کرنے کی پاکستانی تجویز پر امریکہ نے بعض وضاحتیں طلب کر لی ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ اگلے دفاعی بجٹ میں ۲۰ فی صد اضافے پر آئی ایم ایف اعتراض نہیں کرے گا۔ پاکستان نے یقین دہانی کرائی ہے کہ دفاعی بجٹ میں اضافہ بھارت کے دفاعی بجٹ میں اضافے سے کسی بھی صورت میں زیادہ نہیں ہو گا۔

○ جونیجو لیگ نے ظفر اللہ جمالی کو قومی حکومت کے ضمن میں سرگرمیوں سے روک دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ میر افضل اور جمالی کے حکومت سے اختلافات پر غور کے لئے لیگ کا جلد اجلاس بلایا جائے گا۔

○ جنوبی افریقہ کے پہلے کثیر النسلی انتخابات میں نیلسن منڈیلا کی افریقن نیشنل کانگریس نے اب تک ووٹوں کی گنتی میں ۵۵ فی صد ووٹ لئے ہیں اور اسے ۹- میں سے ۷- صوبوں میں برتری حاصل ہو رہی ہے۔ صدر ڈی کلارک کی جماعت دوسرے نمبر پر ہے۔ ابھی ووٹوں کی گنتی جاری ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طاہر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
۴ بجے تا ۸ بجے شام

ربوہ میں کامیاب ادارہ
اندرون ملک یا بیرون ملک کسی بھی ایئر لائن میں سفر کیلئے نہایت ارزاں ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ
نیز فیصل آباد کراچی کیلئے ایرو ایشیا کی روزانہ سروس
دفتر اوقات: صبح ۹ تا ۸ بجے شام
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون: 211550